REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۸ تبوک ۱۳۳۹ھش | ۱۸ ستمبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۱۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۷ ستمبر بوقت ساڑھے نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

افغانستان کی حکومت پاکستان کے طیارے اور ہوا باز واپس کر دینے پر رضامند ہو گئی

یہ طیارے رستہ سے بھٹک کر افغانستان چلے گئے تھے۔ کابل حکومت کا اعتراف

کراچی ۱۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت افغانستان جلد ہی فیوری قسم کے دو پاکستانی طیارے اور ان کے ہوا بازوں کو واپس بھیج دیگی۔ واضح رہے کہ یہ طیارے ایک ماہ پیشتر میران شاہ سے کوئٹہ جاتے ہوئے راستہ بھول کر افغانستان میں اتر گئے تھے — وزارت خارجہ کو سفیر پاکستان متعینہ کابل نے ایک تار کے ذریعہ بتایا ہے کہ حکومت افغانستان نے تسلیم کر لی ہے کہ دو طیارے محض رستہ بھول جانے کی وجہ سے افغانستان میں اتر گئے تھے ابھی تک حکومت افغانستان نے ان طیاروں اور ہوا بازوں کو واپس بھیجنے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی۔

ایک اطلاع کے مطابق طیاروں اور ہوا بازوں کو افغانستان سے روانہ کرنے کے انتظام کو آخری شکل دی جا رہی ہے۔

موجودہ حکومت عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کا تہیہ کر چکی ہے

ہماری خواہش ہے کہ لوگ باعزت پُرمسرت اور آسودہ زندگی گزاریں جنرل برکی

کراچی ۱۷ ستمبر محکمہ صحت اور سماجی بہبود کے وزیر لیفٹیننٹ جنرل ڈبلیو۔ اے برکی نے ناظم آباد میں مرکزی تربیتی مرکز کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت فی کس آمدنی بڑھانے اور عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ جنرل برکی نے کہا حکومت کا مقصد یہ بھی ہے۔ کہ وہ لوگوں کو زندگی کی ضروری آسائشیں بھی مہیا کرے۔ تاکہ وہ پریشانیوں اور احتیاج سے آزاد ہو کر باعزت پُرمسرت اور آسودہ زندگی بسر کر سکیں۔

وزیر صحت نے کہا کہ دوسرے پنجسالہ منصوبہ کا مقصد بھی یہی ہے۔ منصوبے میں جو مقاصد پیش نظر رکھے گئے ہیں۔ ان کی تکمیل کے لئے یہ ضروری ہے کہ تمام شعبوں کے لئے تربیت یافتہ فنی عملہ مہیا کیا جاسکے۔ ہمارے ملک میں غیر تربیت یافتہ کارکنوں کی فراوانی ہے۔ مگر ہنرمند اور نیم ہنرمند افراد کی اب بھی شدید قلت ہے۔ اس کی وجہ سے ہماری اقتصادی ترقی میں بھی رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ یہ صورت حال باقی رہی تو آگے چل کر ہماری اقتصادی ترقی کے راستہ میں مزید دشواریاں پیدا ہو جائیں گی۔ فنی کارکنوں کی تربیت ہمارے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اور اس طرح کے اداروں کا قیام عملے کی تربیت کی جانب ایک اہم قدم ہے۔

صدر پاکستان آزاد کشمیر جائیں گے

مظفر آباد ۱۷ ستمبر۔ مسٹر کے ایچ خورشید صدر آزاد کشمیر نے اعلان کیا ہے۔ کہ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اکتوبر کے پہلے ہفتے آزاد کشمیر کا دورہ کریں گے۔ اور اپنے سولہ روزہ قیام میں مظفر آباد کے علاوہ بعض دوسرے مقامات میں بھی جائیں گے۔ ان کے دورے کی تفصیل کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

سی۔ ایس۔ پی برطرف کر دیا گیا

راولپنڈی ۱۷ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ صدر نے ایک سی۔ ایس۔ پی افسر مسٹر اے کے دتا چودھری کی برطرفی کا حکم دے دیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے رخصت کے زمانہ میں حکومت پاکستان کی اجازت کے بغیر حکومت بنگال کی ملازمت قبول کر لی تھی۔

کمیونسٹ اخبار بند کر دیا گیا

جکارتہ ۱۷ ستمبر۔ حکومت انڈونیشیا نے جکارتہ کے ایک کمیونسٹ اخبار کو غیر معین عرصہ کے لئے بند کر دیا ہے۔

ہوا بازوں کی رہائی کے لئے پچاس لاکھ کا مطالبہ

نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ پچھلے دنوں ناگاؤں نے ایک بھارتی طیارہ گرا کر اس کے نو ہوا بازوں کو گرفتار کر لیا تھا۔ اطلاع ملی ہے کہ اب انہوں نے ان کی رہائی کے لئے پچاس لاکھ روپے کا مطالبہ کیا ہے۔ یاد رہے اگست میں ناگاؤں نے آسام رائفلز کی ایک سرحدی چوکی کا محاصرہ کر لیا تھا۔ بھارتی حکومت نے اس چوکی کو رسد پہنچانے کے لئے ڈکوٹہ قسم کا طیارہ بھیجا تھا۔ جو ناگاؤں کی گولیوں کی وجہ سے اترنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

روس سے ایران کی مفاہمت

تہران ۱۷ ستمبر۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے اعلان کیا ہے۔ کہ نئی وزارت ان تمام وعدوں کو ایفا کرے گی۔ جو حکومت ایران کی طرف سے مغربی ملکوں سے کئے جا چکے ہیں۔ یہ افواہ غلط ہے کہ نئی وزارت روس سے مفاہمت کرنا چاہتی ہے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ ستمبر۔ کل یہاں خطبہ جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا جس میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصی دعا کی تحریک فرمائی۔

درخواست دعا

سپین سے ہمارے مبلغ مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر نے اطلاع دی ہے۔ کہ ان کو ضعف معدہ کی شکایت ہے۔ اور وہ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (نائب وکیل التبشیر)

امریکہ نے ایک دن میں ۳۵ راکٹ چھوڑے

واشنگٹن ۱۷ ستمبر۔ کل راکٹوں کا بین الاقوامی دن منایا گیا۔ امریکی سائنسدانوں نے بطور مجموعی ۳۵ راکٹ چھوڑے۔ ان میں سے ۲۷ راکٹ صرف موسم کی تحقیقات کے لئے چھوڑے گئے ہیں۔

شام کی سرحد پر اردن کی فوج

قاہرہ ۱۷ ستمبر۔ قاہرہ ریڈیو نے مقامی اخبارات کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ اردن اپنی فوج شام کی سرحد پر جمع کر رہا ہے کسی اور ذریعہ سے اس اطلاع کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ مسٹر مجالی وزیر اعظم اردن کے واقعہ قتل کے بعد متحدہ عرب جمہوریہ اور اردن میں سخت کشیدگی پھیلی ہوئی ہے

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۰ء

تنظیمیں اور سیاست

معاصر خدمتِ خلق کا کام نہ کرنے کے لئے بطور عذر کے لکھتا ہے کہ :-

"پھر دوسری مشکل یہ ہے کہ ملک کی اصلاح و تعمیر کی مہم انفرادی جدوجہد سے سر نہیں ہو سکتی، ملک کی اصلاح و تعمیر تو بہت بڑی اور وسیع شے ہے ایک چھوٹے سے گھر کی اصلاح و تعمیر کا کام بھی صرف ماں باپ کی کوششوں سے نہیں ہو سکتا اس کے لئے بھی ضروری ہے کہ گھر کا ہر فرد اس میں مل کر حصہ لے۔ ملک کی اصلاح و تعمیر کے لئے لازماً اجتماعی جدوجہد ضروری ہے۔ پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی وقتی ضرورت اور مصیبت کے وقت کچھ لوگ جمع ہو کر نکل آئیں مثلاً آگ بجھانے لگیں کسی بے کس میت کے جنازے کو کندھا دے کر اسے اسکی منزل آخری تک پہنچا آئیں۔ لیکن محلے کی صفائی اور محلہ داروں کی خدمت کے مسلسل کام کے لئے مستقل تنظیموں کے بغیر چارہ نہیں۔ ہر مصیبت کے وقت ایک نئی تنظیم بنانے کے معنی یہ ہیں کہ ہماری اجتماعی قومی خدمت صرف مصائب و آفات کا انتظار کرتی رہے"۔

ہم معاصر سے لفظ لفظ میں متفق ہیں واقعی تمام اصلاح کا کام بغیر تنظیموں کے نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی "پیغام احمدیت" میں فرماتے ہیں :-

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایسی کسی جماعت کے بنانے کی ضرورت کیا تھی یہی باتیں دوسرے مسلمانوں میں پھیلائی جانی چاہیئے تھیں۔ اس کا عقلی جواب یہ ہے کہ ایک کمانڈر اپنی لوگوں کو لڑائی میں بھیج سکتا ہے۔ جو فوج میں بھرتی ہو چکے ہوں۔ جو لوگ فوج میں بھرتی نہیں وہ ان کو بھیج کس طرح سکتا ہے؟ اگر جماعت ہی کوئی نہ بنائی جاتی تو بانی سلسلہ احمدیہ کس سے کام لیتا اور کس کو حکم دیتا اور اُن کے خلفاء کس سے کام لیتے اور کس کو حکم دیتے کیا وہ بازار میں پھرنا شروع کرتے اور ہر مسلمان کو پکڑ کر کہتے کہ آج فلاں جگہ اسلام کیلئے ضرورت ہے تو وہاں جا اور وہ آگے سے یہ جواب دیتا کہ میں تو آپ کی بات کے لئے تیار نہیں اور پھر وہ اگلے آدمی کو جا پکڑتے اور پھر اس سے اگلے آدمی کو جا پکڑتے۔ یہ ایک عقلی حقیقت ہے کہ جب کوئی منظم کام کرنا ہو تو اس کے لئے ایک جماعت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بغیر ایسی جماعت کے کوئی منظم کام نہیں ہو سکتا۔ اگر کہو کہ جماعت تو بنا لیتے لیکن سب میں ملے جلے رہتے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جان کو جوکھوں میں ڈالنے والے کاموں کے لئے ہر شخص کہاں تیار ہوتا ہے۔ ایسے کام تو دیوانے ہی کیا کرتے ہیں اور دیوانوں کو ہوشیاروں سے الگ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر ہوشیار دیوانوں کو بھی اپنے جیسا بنا لیں گے تو پھر ایسے کام کو کون کرے گا۔ نیز دوسروں سے الگ رہنا خود بخود طبائع میں استعجاب پیدا کرتا ہے۔ اور آپ ہی آپ لوگ اس کی کرید اور تجسس شروع کرتے ہیں اور آخر ایک دن اسی چیز کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جس کو مٹانے کے لئے وہ آگے بڑھتے ہیں پس سارے اعتراضات قلتِ تدبر کا نتیجہ ہیں۔ اگر عقل سے کام لیا جائے تو سمجھ آ سکتا ہے کہ اصل میں وہی طریقہ درست ہے جو احمدیت نے اختیار کیا ہے اسی صحیح طریق پر عمل کر کے وہ اسلام کے لئے قربانی کرنے والوں کی ایک جماعت پیدا کر سکی ہے اور جب تک وہ اس طریق پر عمل کرتی رہے گی روز بروز ایسے افراد کی تعداد کو بڑھاتی چلی جائیگی یہاں تک کہ کفر محسوس کرے گا کہ اب اسلام طاقت پکڑ گیا ہے اور وہ اسلام پر اپنی ساری طاقت کے ساتھ حملہ کرے گا مگر حملہ کا وقت گذر چکا ہوگا۔ میدان اسلام ہی کے ہاتھ رہے گا"۔

دوسرا عذر جو معاصر نے پیش کیا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

"ظاہر ہے کہ یہ بڑی بدشگونی کی علامت ہے۔ جس دورِ اصلاح و تعمیر میں سے ملک اس وقت گذر رہا ہے اس میں حکومت نے وسیع مصالح کی خاطر ہر قسم کی سیاسی تنظیم کو ممنوع قرار دے رکھا ہے اور ان مصالح کا تقاضا ہے کہ اس ممانعت کو گوارا کیا جائے اور صرف ایسی تنظیمیں قائم کی جائیں جو سیاسی نوعیت کی نہ ہوں ہمارے نزدیک یہ کوئی مشکل یا ناممکن العمل کام نہیں لیکن اس میں دشواری یہ ہے کہ کسی آزاد ملک میں زندگی، جذبۂ عمل اور ولولۂ خدمت انہی عوام و خواص میں ہوتا ہے جو اپنے اندر سیاسی شعور رکھتے ہیں۔ چنانچہ پاکستان میں بھی اس کے قیام کے وقت سے بلکہ اس سے بھی بہت پہلے سے اس قسم کے تمام لوگ کسی نہ کسی سیاسی تنظیم سے وابستہ اور کسی نہ کسی طرح متعلق رہے ہیں۔ اور ان میں سے جب بھی کوئی شخص یا اشخاص کسی میدان عمل میں اجتماعی رنگ میں منظم ہو کر کام کرنا چاہیں۔ ان پر یہ شبہ کیا جا سکتا ہے کہ پرانے سیاسی کھلاڑی نئے بھیس میں آ رہے ہیں۔ بدقسمتی سے انسان کے پاس کوئی ایسا آلہ نہیں جس سے بہروپیوں اور غیر بہروپیوں میں امتیاز کیا جا سکے اور دلوں کے اندر اتر کر دیکھا جائے کہ کون اپنا فریضۂ قومی ادا کرنے کے لئے اخلاص کے ساتھ آ رہا ہے اور کون اپنی کسی ذاتی مقصد برآری کے لئے نیکی اور خدمت کی راہ پر گامزن ہے اور اس طرح ایک چکر سا قائم ہو گیا ہے جو خدمتِ خلق اور اصلاح و تعمیر کے کاموں کیلئے عوامی تنظیمیں قائم ہونے میں مانع ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس چکر کو کسی جگہ سے توڑا جائے اور یہ کام حکومت ہی کر سکتی ہے"۔

معاصر کا یہ عذر معقول نہیں ہے دنیا میں لاکھوں کروڑوں ایسی تنظیمیں موجود ہیں جو اصلاح اور خدمتِ خلق کا کام نہایت کامیابی کے ساتھ کر رہی ہیں۔ مگر ان کا سیاست سے قطعاً کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ یہ عذر اتنا غیر معقول ہے کہ کہنا چاہیئے کہ اگر اسکو اختیار کر لیا جائے تو تمام خدمتِ خلق کے ادارے یکدم ناکارہ ہو کر رہ جائیں معاصر کا یہ عذر اتنا غیر معقول ہے کہ پہلی ہی نظر میں ہر کوئی اسکو رد کر دے گا۔ معاصر نے اسی مضمون میں پہلے لکھا ہے کہ

"پھر ان کے علاوہ وہ لوگ بھی خدمتِ خلق کے کام میں مصروف رہتے تھے جو اسے ایک وقتی ضرورت نہیں بلکہ اپنے فریضۂ اسلامی کا تقاضا جانتے تھے۔ اور صرف رضائے الٰہی کے لئے نہ صرف مشکلات و مصائب کے زمانے میں بلکہ عام حالات میں بھی کمر ہمت باندھے رہتے تھے۔ اور ان کی وجہ سے بہت سے دوسرے لوگوں کو بھی وقتِ ضرورت میدان میں اترنے پر مجبور ہونا پڑتا تھا۔ اس لئے اس زمانے میں حالات کی عام خرابی کے باوجود کسی اخبار کو یہ پوچھنے کی نوبت نہیں آتی تھی کہ "معاملہ خلق کو کیا ہوا"۔ بلکہ اس زمانے میں بعض اخبار خادمانِ خلق کے کارناموں کو حقیر ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ جو لوگ اُن کے سیاسی نقطۂ نگاہ سے متفق نہیں وہ خدمت کے میدان سے نکل جائیں"

یہاں معاصر نے جس عذر کا اظہار کیا ہے۔ دراصل سیاسی پارٹی بنا کر اصلاح اور خدمتِ خلق کا کام کرنے کے خلاف ایک روشن دلیل ہے۔ باوجودیکہ جیسا کہ معاصر نے کہا ہے وہ خدمتِ خلق کا کام رضائے الٰہی کے لئے کرتے رہے ہیں مگر سیاسی پارٹی ہونے کی وجہ سے ان کے سیاسی مخالف ان کے کام کی تقلیل کرتے رہے ہیں۔ یہ ایک دوسری روک ہے جو خدمتِ خلق کے راستہ میں حائل ہو سکتی ہے۔ اور انسان کو اچھے کام سے بھی دل برداشتہ کر دیتی ہے۔ تاہم اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سیاسی کام کسی کو کرنا ہی نہیں چاہیئے ہم نے صرف ان باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے جو سیاست کی وجہ سے دین اور خدمتِ خلق کے کام میں حائل ہو سکتی ہیں اور یہ کہنا کہ سوا سیاسی شعور کے خدمتِ خلق کے جذبات ابھر ہی نہیں سکتے ایک ایسی غلطی ہے کہ جس کی وجہ سے انسان بجائے بیدار ہونے کے بسا اوقات افسردہ ہو جاتا ہے اور اس کے اصلاحی اور خدمتِ خلق کے کام میں ایسی رکاوٹیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ جو اگر نہ ہوتیں تو ان کے کام سے ملک و قوم کو بے حد فائدہ پہنچتا۔

حقیقت یہ ہے کہ آج وہی قومیں ترقی یافتہ کہلاتی ہیں جن میں ایسی تنظیمیں موجود ہیں جو سیاست سے الگ رہ کر اصلاحی اور خدمتِ خلق کا کام کر رہی ہیں اور اگر وہ اپنی ٹانگیں سیاست میں الجھا دیتیں تو وہ کچھ بھی نہ کر سکتیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز "پیغام احمدیت" میں فرماتے ہیں :-

(باقی صـ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۲۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

تہذیب و تمدن کا صحیح مفہوم اور اس کے تقاضے

فرمایا:۔
بعض الفاظ ایسے ہیں جن کو انسان ہر روز استعمال کرتا ہے۔ لیکن کسی سے اس کی حقیقت دریافت کی جائے۔ تو وہ آئیں بائیں شائیں کرنے لگ جاتا ہے۔ اور اس کا صحیح مفہوم بیان نہیں کر سکتا۔ ایسے ہی الفاظ میں سے ایک تہذیب و تمدن کا لفظ ہے۔ جسے ہر روز استعمال کیا جاتا ہے۔ بلکہ شاید ہی کوئی مضمون ایسا ہو۔ جس میں یہ لفظ استعمال نہ کیا جاتا ہو۔ لیکن اگر کسی سے پوچھا جائے کہ تہذیب و تمدن کسے کہتے ہیں۔ تو وہ اس کا صحیح مفہوم بیان نہیں کر سکے گا۔ اور مثالوں کے ذریعہ اسے غلط سلط رنگ میں بیان کرنے کی کوشش کرے گا۔ تہذیب کا لفظ درحقیقت عربی زبان کا ہے۔ اور انگریزی میں اس کے لئے کلچر اور سولیزیشن کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ میں اس وقت یہ بحث نہیں کرنا چاہتا۔ کہ تہذیب اور تمدن کس طرح پیدا ہوتے ہیں۔ بلکہ میں صرف ان الفاظ کے استعمال کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ ہماری مذہبی زبان عربی ہے۔ اور عربی کا ہر لفظ اپنے اندر کوئی نہ کوئی حکمت رکھتا ہے۔ تہذیب مصدر ہے هذب کا۔ اور

تہذیب کے معنی

لغوی طور پر شاخ تراشی کرنے کے ہیں۔ جب انسان درختوں کی شاخ تراشی کر کے انہیں درست کرے۔ تو اسے تہذیب کہتے ہیں۔ اسی طرح گھاس کاٹ کر اسے ہموار کرنا بھی تہذیب کہلاتا ہے۔ جب درختوں کی چاروں طرف بے تحاشہ شاخیں پھیلی ہوئی ہوں۔ تو وہ نہایت بدنما معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن باغبان جب آری لے کر کچھ اس طرف سے کاٹتا ہے۔ اور کچھ اس طرف سے تو درخت کی شکل خوشنما ہو جاتی ہے۔ اور یہ چیز اس کے نشوونما میں مدد دیتی ہے۔ اور اس کی لکڑی کو مضبوط کرتی ہے۔ اور پھل بھی اس میں کثرت کے ساتھ لگتا ہے۔ اسی طرح بعض لوگ صرف خوبصورتی کے لئے چمن لگاتے ہیں۔ ان کی غرض اس سے پھل حاصل کرنا نہیں ہوتی۔ بلکہ صرف زینت پیدا کرنا ہوتی ہے۔ وہ مختلف قسم کے پھول لگاتے ہیں، مختلف قسم کے گھاس لگاتے ہیں۔ مثلاً ڈرانتا گھاس ہے۔ مالی اس کی مختلف شکلیں بنا لیتے ہیں۔ کہیں اس سے گنبد بنا لیتے ہیں۔ اور کہیں اسے دیواروں کی شکل میں کھڑا کر دیتے ہیں۔ اس کانٹ چھانٹ کو عربی زبان میں تہذیب کہتے ہیں۔ اور اسی سے مستعار لے کر انسانی اخلاق کی درستی کے متعلق بھی تہذیب کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جس قسم کے اخلاق انسان کے اندر موجود ہیں۔ ان کو

مذہبی قانون

یا سوسائٹی کے قانون کے ماتحت لانے کا نام تہذیب ہے۔ مثلاً انسان کے اندر محبت کا جذبہ رکھا گیا ہے۔ یہی محبت ہے جو اللہ تعالیٰ سے کی جاتی ہے۔ اور یہی محبت ہے جو لوگ عورتوں وغیرہ سے کرتے ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف پرواز کرتے ہیں۔ ان میں بہت بڑی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور ان کے اخلاق بلند ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ مہذب کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں اس کے مقابلہ میں آوارہ لوگ جب عورتوں سے عشق کرتے ہیں۔ گو وہ بھی ایک انسانی جذبہ کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن وہ مہذب نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ وہ سوسائٹی کے قانون کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ جذبہ ایک ہی ہے۔ صرف استعمال کرنے کے رنگ علیحدہ علیحدہ ہیں۔ غرض تہذیب اور کانٹ چھانٹ ہمیشہ خوبصورتی اور حسن پیدا کرنے کے لئے کی جاتی ہے پھر

خوبصورتی دو قسم کی ہوتی ہے۔

ایک یہ کہ کوئی چیز اپنی ذات میں حسین ہو، اور دوسری یہ کہ ماحول اور گرد و پیش کی چیزوں کے ساتھ مل کر کوئی چیز حسین ہو۔ مثلاً حسین ناک کی خوبصورتی چہرے کے ساتھ مل کر پیدا ہوتی ہے۔ اگر ناک کو چہرے سے علیحدہ کر لیا جائے تو اس میں وہ خوبصورتی باقی نہیں رہے گی۔ یا بعض ناک چھوٹے ہوتے ہیں۔ بعض اونچے ہوتے ہیں۔ لیکن وہ چہروں کی بناوٹ کے ساتھ مل کر خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ اسی طرح کسی علاقہ کے لوگوں کے قد چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور کسی علاقہ کے لوگوں کے قد لمبے ہوتے ہیں۔ کسی چھوٹے قد والے آدمی کو اگر لمبے قد والوں میں کھڑا کر دیا جائے۔ تو وہ بدنما معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اپنے علاقہ کے لوگوں میں وہ بدنما معلوم نہیں ہوتا۔ مثلاً ہمارے ہاں اگر کسی کا قد پانچ فٹ سے کم ہو۔ تو لوگ اسے ٹھنگنا کہتے ہیں۔ لیکن کئی علاقے ہیں۔ جہاں اس سے بھی چھوٹا قد ہوتا ہے لیکن وہ اسے ٹھنگنا نہیں سمجھتے۔ یا مثلاً عورتوں کا قد عام طور پر ۵ فٹ ۲ انچ۔ پانچ فٹ تین انچ اور پانچ فٹ چار انچ ہوتا ہے۔ اور ان کے لئے اسی کو کافی سمجھا جاتا ہے۔ ان باتوں میں

خوبصورتی اور بدصورتی

ماحول کے اعتبار سے ہوتی ہے۔ اور اسی کے لئے بعض دفعہ انسان کی دستکاری بھی کام آ جاتی ہے۔ مثلاً جنگلوں میں اگا ہوا گھاس اتنا خوبصورت معلوم نہیں ہوتا۔ جتنا ایک کوٹھی یا مالی کا لگایا ہوا گھاس۔ کیونکہ اس پر اس کی دستکاری ہے۔ جو اسے ہموار کر دیتی ہے۔ اسی طرح گھاس کے ارد گرد کچھ دوسرے پودے ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ سے گھاس زیادہ خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ یا جیسے بال اللہ تعالیٰ نے خوبصورتی کے لئے پیدا کئے ہیں۔ لیکن جب وہ بے تحاشہ بڑھ جائیں۔ اور ان کی تزئین نہ کی جائے۔ تو انسان بدصورت معلوم ہونے لگتا ہے۔ جس طرح دنیوی چیزوں کی خوبصورتی ایک نسبتی امر ہے یعنی انسان جب ایک چیز کے ماحول کو خوبصورت بنا دیتا ہے۔ تو وہ بھی خوبصورت معلوم ہونے لگتی ہے۔ اسی طرح

اخلاق کا اظہار

جب ماحول کے مطابق ہوتا ہے۔ تو وہ اخلاق اعلیٰ سمجھے جاتے ہیں۔ اور جب ماحول برا ہوتا ہے۔ تو وہ اخلاق بھی برے سمجھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ ہم نے جو مال دیا ہے اس میں سے خرچ کرو لیکن اس بات کا خیال رکھو کہ حد سے زیادہ خرچ کرنا بھی اچھا نہیں۔ جب تک خرچ اس اصول کے ماتحت ہوگا۔ وہ نیکی ہوگا۔ لیکن جب اس اصول کو مدنظر نہ رکھا جائے گا۔ تو وہ اسراف ہو جائے گا۔ مثلاً کسی شخص کی آمد ایک سو روپیہ ماہوار ہے لیکن وہ ایک سو ایک روپیہ خرچ کرتا ہے۔ تو قرآن کریم کے حکم کے مطابق یہ اسراف میں شامل ہے۔ اب اس شخص کا سو کی بجائے

ایک سو ایک روپیہ

خرچ کرنا اسراف ہو جائے گا۔ لیکن ایک اور شخص جس کی آمد پندرہ ہزار روپیہ ماہوار آمد ہے اگر وہ دس ہزار روپیہ ماہوار خرچ کرتا ہے تو یہ اسراف نہیں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ اپنے وفادار بندہ کو کبھی ضائع نہیں کرتا

"مومن کی بڑی قسمت یہ ہے کہ وہ خدا پر ایمان لاتا ہے۔ اور اس کے فضل پر بھروسہ رکھتا ہے۔ جو شخص خدا سے ناامید ہوتا ہے۔ وہ مومن نہیں ہوتا۔ دنیا تو خود روزے چند اور بے اعتبار ہے۔ ایک خدا ہی ہے جس سے خوشی ہے وہ قادر ہے اور بلاشبہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ .... جو شخص ناامید ہوا وہ جہنم میں گیا۔ اگر ہماری جلد ہمارے بدن پر سے الگ کر دی جائے۔ اور ایک آہنی تنور میں ڈال دیا جائے۔ تب بھی ہم اس خدا سے ناامید نہیں ہو سکتے۔ ہمارے لئے ابراہیم کا نمونہ کافی ہے۔ جسنے خدا کی مرضی حاصل کرنے کے لئے اپنے بیٹے کی گردن پر چھری رکھ دی اور آنکھیں بند کر کے اپنی دانست میں ذبح کر دیا۔ مگر آج اسی ذبح کردہ کی اس قدر اولاد ہے۔ کہ ہم ان کو گن نہیں سکتے۔ خدا بے وفا نہیں انسان خود بے وفا بنتا ہے۔ خدا غدار نہیں۔ انسان خود غدر کرتا ہے۔ خدا ہرگز اپنے وفادار کو نہیں چھوڑتا۔ مگر بدبخت انسان خود چھوڑتا ہے۔ تب دنیا اور دین دونوں اس کے تباہ ہو جاتے ہیں"؛ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول ص۲۸)

بلکہ اگر ایسا شخص قحط وغیرہ کے موقع پر امداد کے طور پر ...... ایک سو ایک روپیہ دیتا ہے تو سب کہیں گے کہ بڑا بخیل ہے۔ یہ سمجھتا ہے کہ اس نے ایک سو ایک روپیہ دے کر حاتم طائی کی قبر پر لات ماردی ہے۔ اب دیکھو یہ شخص باوجود ایک سو ایک روپیہ دینے کے بخیل کہلایا کیونکہ اس کا ماحول ایسا ہے کہ وہ زیادہ دے سکتا ہے۔ پس ماحول کے بدلنے سے اخلاق کا رنگ بھی بدل جاتا ہے۔

نماز کتنی اعلیٰ چیز ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ نماز میں بندہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اس لئے نماز پڑھتا ہے کہ لوگ مجھے نیک سمجھیں تو وہ نماز اس کے لئے عذاب بن جائے گی۔ یا کسی شخص کے بیوی بچے فاقے سے مر رہے ہیں اور وہ تھوڑا تھوڑا بہت جمع شدہ اندوختہ لے کر حج کے لئے چلا جائے تو ایسا حج کرنے سے اسے کوئی ثواب نہیں ہوگا کیونکہ اس نے باقی شرائط کو ملحوظ نہیں رکھا۔

اسی طرح صدقہ و خیرات بہت نیکی کا کام ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص دکھاوے کے لئے صدقہ دیتا ہے یا اس لئے دیتا ہے کہ لوگ مجھے مالدار سمجھیں اور میری عزت کریں تو وہ ثواب سے محروم ہو جاتا ہے پس اخلاق کو ماحول کے مطابق درست کرنا اور ان کا صحیح استعمال تہذیب کہلاتی ہے اور انسانی

ترقی کا اس پر بڑا انحصار ہے

تم مغرب میں چلے جاؤ تو وہاں بھی لوگ ایک ہی تہذیب و تمدن کے پابند نظر آئیں گے۔ ان کی زبان بھی ایک ہوگی اور ان کے لباس بھی ایک ہی قسم کے ہوں گے۔ اسی طرح تم انگلستان کا تمدن دیکھو تو تمہیں ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک کوئی فرق نظر نہیں آئے گا۔ لوگ ایک ہی زبان بولتے ہیں۔ ایک ہی قسم کا لباس پہنتے ہیں اور ایک ہی قسم کا کھانا کھاتے ہیں یہی حال دوسرے یورپین ممالک کا ہے۔ اور چونکہ ان کی تہذیب ایک ہے اس لئے وہ اس تہذیب کے ذریعہ متحد ہو گئے ہیں اور اس تہذیب نے ان میں

یک جہتی اور یک رنگی پیدا کر دی ہے

ہندوستان میں بھی بعض علاقے ایسے ہیں جہاں کی تہذیب ایک ہی ہے۔ لیکن ہمارے پنجاب کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے۔ ہر سو میل پر زبان اور لباس تبدیل ہو جاتے ہیں۔ کوئی چھوٹی پگڑی باندھتا ہے تو کوئی دس گز کا پگڑ باندھنے کا شوقین ہے۔ کوئی دو گز کا دوپٹہ باندھے پھرتا ہے اور کوئی کھدر کا رومال ہی سر پر رکھ لیتا ہے۔ کوئی ٹوپی کا شوقین ہے اور کوئی ننگے سر رہنا ضروری سمجھتا ہے۔ پھر اگر سر کے بالوں کو دیکھو تو وہ بھی کئی طرح کے نظر آتے ہیں۔ کوئی لمبے بال رکھتا ہے۔ کوئی سر کے درمیان سے بال کٹوا دیتا ہے۔ کوئی انگریزی بالوں کا دلدادہ ہے۔ اور کوئی بالکل ہی استرے سے سر منڈوا دیتا ہے۔ پھر مونچھوں کو دیکھو تو کوئی مونچھیں رکھتا ہی نہیں جڑ سے نکلوا دیتا ہے۔ کوئی چھوٹی چھوٹی مونچھیں رکھتا ہے اور کوئی بڑی بڑی مونچھیں رکھتا ہے۔ اسی طرح کوئی پاجامہ پہنتا ہے۔ کوئی تہ بند پہنتا ہے۔ کوئی سلوار پہنتا ہے اور کوئی پتلون پہننے کا شوقین ہے۔ گویا ہمارے علاقے کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔

یک جہتی اور یک رنگی نہیں

بعض ایک حد تک اپنے اپنے علاقے میں تہذیب و تمدن ایک ہی ہے لیکن پنجاب میں تو عجیب قسم کی کھچڑی پکی ہوئی ہے اور یک جہتی اور یک رنگی کا کوئی اصول یہاں نظر نہیں آتا۔ اسی مجلس میں تم دیکھ لو کہ کتنی قسم کے لوگ دانے جامہ پہنے ہوئے ہیں۔ یہ ہماری تہذیب کی کمزوری کا ہی نتیجہ ہے کہ ہماری عورتوں میں بھی کوئی یک جہتی اور یک رنگی پیدا نہیں ہوتی۔ اور پھر ہماری اولادوں میں بھی اخلاق کے معاملہ میں یک جہتی پیدا نہیں ہوتی۔ بعض دفعہ مجھے حیرت آتی ہے کہ گویا والدین کا صرف یہی فرض ہے کہ وہ بچے پیدا کرتے چلے جائیں۔ اور ان کی تربیت کا کوئی خیال نہ رکھیں۔ بعض چھوٹی باتیں ہوتی ہیں لیکن ان کا دوسروں پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہر جمعہ سے جب واپس جانے لگتا ہوں تو بچوں کی اس طرح آوازیں آتی ہیں جیسے کوئی جانور بول رہا ہو۔ وہ کود کود کر آگے آتے ہیں اور السلام علیکم السلام علیکم ایسے طریق پر اور اتنی جلدی جلدی کہتے ہیں کہ طبیعت میں انقباض پیدا ہوتا ہے۔ والدین کو چاہیئے کہ وہ

اپنے بچوں کو تہذیب سکھائیں

بے شک وہ محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن محبت کا اظہار بھی اچھے رنگ میں ہونا چاہیئے۔ اسی طرح میں بعض دفعہ محسوس کرتا ہوں کہ بعض لوگ ایک دفعہ مصافحہ کرنے کے بعد پھر دوبارہ اوپر سے جھک کاٹ کر آجاتے ہیں۔ اس میں میرا تو کوئی نقصان نہیں لیکن یہ لوگ دوسروں کو تکلیف میں ڈالتے اور خلاف تہذیب کام کرتے ہیں۔ پس ہماری جماعت کو اس بارہ میں غور کرنا چاہیئے اور ایسے طریق سوچنے چاہئیں جن سے نتیجۃً ہمارے اخلاق اور لباس وغیرہ ہمارے کاموں میں یک جہتی پیدا ہو۔ دوسرے لوگوں نے اس کی طرف توجہ نہیں کی تو نہ کریں مگر ہماری جماعت کو تو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ تم اس نظارہ کا تصور تو کرو کہ ہزار آدمی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا ہو اور وہ سب کے سب ایک ہی لباس میں ہوں اور ایک ہی زبان بولتے ہوں۔ گویا ایک ہی سانچے میں سب ڈھلے ہوئے ہوں تو کیسے اچھے معلوم ہوں گے۔ لیکن

اب یہ حالت ہے

کہ ہزاروں سے دس آدمیوں کا بھی آپس میں نہ لباس ملتا ہے۔ نہ زبان ملتی ہے۔ نہ غذا ملتی ہے اور اس کا یہ نتیجہ ہے کہ اخلاق میں بھی یک رنگی پیدا نہیں ہوتی۔

پس ہماری جماعت کو اپنی اولادوں کے متعلق یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کے اخلاق میں۔ ان کی زبان میں اور ان کے لباس وغیرہ میں

یک جہتی پیدا ہو

اور ماحول کے مطابق وہ اخلاق کا اظہار کریں تاکہ دیکھنے والے خوش ہوں۔ اور فوراً پہچان جائیں کہ یہ کون لوگ ہیں۔ ان باتوں کا جماعتوں کی ترقی پر نہایت گہرا اثر پڑتا ہے۔

کفر کی حالت میں فوت ہونیوالے والدین کیلئے دعا

ایک نو مسلم دوست نے عرض کیا کہ میں اپنے ماں باپ کے لئے جو کفر کی حالت میں فوت ہوئے ہیں دعا کر سکتا ہوں یا نہیں؟ حضور نے فرمایا نام لئے بغیر اسی طرح دعا کی جا سکتی ہے کہ اے میرے خدا میرے ماں باپ پر رحم فرما۔ ممکن ہے کہ وہ بظاہر کفر کی حالت میں مرے ہوں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک ان پر

اتمام حجت

نہ ہوئی ہو اور وہ رحم کے مستحق سمجھے جائیں۔ یا پھر دادا پردادا وغیرہ میں سے جو بھی رحم کے مستحق ہوں گے ان کے متعلق یہ دعا سنی جائے گی۔

ام مظفر احمد کیلئے مزید دعا کی تحریک

اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

جیسا کہ الفضل کے اعلان سے احباب جماعت کو علم ہوتا رہا ہے (اور وہ خصوصیت سے دعائیں کرتے رہے ہیں) ام مظفر احمد کا اپریشن کامیاب ہو گیا تھا اور بعد کے حالات بھی خدا کے فضل سے عام طور پر اچھے رہے اور امید تھی کہ ۱۲ ستمبر بروز پیر انہیں ہسپتال سے فارغ کر دیا جائے گا اور ہم نے اس کی تیاری بھی کر لی تھی۔ لیکن جب فارغ کرنے سے پہلے احتیاطاً آخری ایکسرے لیا گیا تو معلوم ہوا کہ جو پیچ (سالم) ان کی ٹوٹی ہوئی ہڈی میں داخل کیا گیا تھا وہ ہڈی کی کمزوری کی وجہ سے جو اس عمر کا لازمہ ہے۔ نیز بعض حرکت کی وجہ سے جو ڈاکٹر صاحبان علاج کے طور پر کبھی کبھی دلاتے رہے ہیں تاکہ جوڑوں میں سختی نہ پیدا ہو جائے اپنی جگہ پوری طرح جما نہیں۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا ہے کہ انہیں مزید چند دن ہسپتال میں رکھا جائے تاکہ جب ٹوٹی ہوئی ہڈی کا پیوند اچھی طرح مل جائے تو اس کے بعد ہسپتال سے لایا جائے۔ سو مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ام مظفر احمد کے لئے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ جو شافی مطلق ہے انہیں ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ گذشتہ بیماریوں کے زمانہ کو ملا کر ان کی علالت کا سلسلہ اتنا لمبا ہو چکا ہے۔ اور بیماریاں بھی اس نوعیت کی رہی ہیں کہ اب طبعاً ان کی طاقتِ برداشت بہت کم ہو گئی ہے۔ اور وہ دکھ اور بے بسی کے عالم میں زیادہ بے چین ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور اپنے فضل و کرم سے شفا دے۔ آمین

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ لاہور ۵ ستمبر ۱۹۶۰ء

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخلہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی تمام جماعتوں میں ماسوا جماعت نہم کے داخلے کی ابھی کافی گنجائش موجود ہے۔ علاوہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم و تربیت کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔

احباب موقعہ سے فائدہ اٹھا کر اپنے بچوں کو مرکزی سکول میں بھجوا کر دینی اور دنیاوی تعلیم و تربیت کا خاطر خواہ انتظام کر سکتے ہیں — بچوں کی رہائش کے لئے بورڈنگ ہاؤس بھی موجود ہے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

غانا مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی

تبلیغی جلسے۔ خاص تقاریب۔ معززین سے ملاقاتیں۔ نومسلموں کی تعلیم وتربیت

احمدیہ مشن غانا کی سہ ماہی رپورٹ

(مرتبہ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ انچارج غانا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

قسط ۲

چوتھی تقریر گورنمنٹ سیکنڈری سکول کے مسلم طلبہ وطالبات میں ہوئی۔ اس تقریر کا انتظام انٹرمیڈیٹ کے زیر تبلیغ غیر احمدی طالب علم نے کیا تھا۔ اس طرح پچاس ساٹھ طلبہ میں اسلام کی اصل تصویر جو سلسلہ عالیہ احمدیہ پیش کرتا ہے۔ بیان کرنے کی توفیق ملی۔ تقریر کے بعد حسب معمول سوالات وجوابات کا سلسلہ غیر معمولی طور پر ایک گھنٹہ جاری رہا۔ پانچویں چھٹی اور ساتویں تقریر احمدیہ سیکنڈری سکول کی تین کلاسوں میں علیحدہ علیحدہ ہوئی۔ ان تقاریر میں تثلیث۔ الوہیت مسیح ـ مسیح کے صلیب پر فوت نہ ہونے کے اسلامی نظریہ کو بائیبل کے حوالہ جات سے ثابت کیا گیا۔ طلبہ میں تیس مسلمان طلبہ تھے۔ ڈیڑھ سو سے زیادہ عیسائی طلبہ تھے۔ تقاریر کے بعد سوالات کے جوابات دیئے گئے اور مسیح کی آمد ثانی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود باجود میں پورا ہونا ایک کلاس میں بیان کیا۔

تبلیغی پبلک جلسے جماعت احمدیہ کماسی کے ممبران کو غانا میں یہ امتیازی حیثیت ہے کہ اس کے ممبران کماسی مارکیٹ کے علاقہ میں ہر اتوار کو پبلک تبلیغی جلسے کرتے ہیں۔ اور اس طرح سینکڑوں غیر مسلموں اور غیر از جماعت احباب کو پیغام حق پہنچاتے ہیں ان تبلیغی جلسوں کی وجہ سے تقریباً ہر ہفتہ کم و بیش ممبران کی تعداد بڑھ رہی ہے اور کافی احباب سلسلہ میں دلچسپی رکھنے کے ساتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں عموماً داخل ہوتے رہتے ہیں اس نیک کام کی ابتداء جماعت احمدیہ کے ایک سابق مبلغ ملک احسان اللہ صاحب آف لاہور کے ذریعہ ہوئی تھی اللہ تعالےٰ ملک صاحب موصوف کو جزاء خیر عطا فرمائے آمین

کماسی کے ہفتہ وار تبلیغی جلسوں کے علاوہ عرصہ زیر رپورٹ میں اشانٹی کے پانچ مقامات پر تبلیغی جلسے کئے گئے جن میں مشرکین عیسائی اور غیر احمدی احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ خاکسار کی تقاریر کے علاوہ دیگر احمدی احباب نے بھی تقاریر کیں۔ پہلے تین مقامات کے جلسوں میں مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب بی اے نے بھی تقاریر کیں۔ تقاریر کے بعد سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے۔

DOMIABRA جماعت کے رئیس جن کے ذریعہ ASHANTI AKIM کے علاقہ میں کافی جماعتیں قائم ہوئی تھیں۔ مقامی ممبران سے بعض اختلافات کی وجہ سے عرصہ دو سال سے جماعت سے کچھ علیحدہ تھے خاکسار ان سے ملا اور ان کو سمجھایا گیا چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے وہ پھر جماعت میں داخل ہوگئے فالحمدللہ علی ذالک

DOMIABRA کے بائیبل مشن سکول کے ہیڈ ماسٹر سے مل کر طلبہ اور سٹاف میں "اسلام کیا ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ دوران تقریر میں اسلامی نظریہ نجات بیان کرتے ہوئے کفارہ کی بھی ضمنی طور پر تردید کی۔ تقریر کے بعد بعض ممبران سٹاف نے سوالات کئے جن کے جوابات دیئے گئے۔

غانا کے لوگوں میں کسی عزیز کی وفات پر مختلف الخیال لوگوں کا ایک کافی اجتماع ہو جاتا ہے جس میں عیسائی اور مشرک اقوام تو شراب اور گانے بجانے میں وقت گذارتے ہیں۔ مگر احمدی احباب کی وفات پر ہمارے اجتماعات میں مشرک اور عیسائی اگرچہ کثیر تعداد میں شریک ہوتے ہیں لیکن یہاں رنگ ہی عجیب ہوتا ہے کہ تدفین کے بعد تمام حاضرین کو خاکسار اور دیگر اکابر جماعت خطاب کرتے ہیں اور جہاں غیر مسلموں کے سامنے اسلام کی خوبیاں بیان کی جاتی ہیں۔ وہاں احمدی احباب کو اعمال صالحہ پر مداومت سے بجالانے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور لا تموتن الا وانتم مسلمون کے قرآنی ارشاد پر عمل کرنے کی نصیحت کی جاتی ہے۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں BONWIRE اور اڈنسی علاقہ کے DOMIABRA مقامات پر اجتماعات سے خطاب کرنے کا موقع ملا۔

خاص تقاریب غانا میں یوم جمہوریہ منانے کی تقریب پر جب جنرل کے ایم شیخ صاحب وزیر داخلہ حکومت پاکستان غانا آئے تو ACCRA میں پاکستانی ہائی کمشنر نے ان کے اعزاز میں پارٹی دی اس موقع پر وزیر داخلہ سے متعارف ہونے کے بعد ہم نے ان کو غانا میں جماعت کی تبلیغی اور تعلیمی خدمات اسلامی مختصراً بتائیں دوران گفتگو میں ہم نے ان سے اسلامی لٹریچر کے پاکستان سے منگوانے کے متعلق اپنی مشکلات کا ذکر کیا۔ چنانچہ وزیر صاحب موصوف نے اس سلسلہ میں ہر ممکن امداد کا وعدہ فرمایا۔

(۲) دوسری تقریب کماسی میں مسلمانوں کے ایک عریبک سکول کے افتتاح کی تھی۔ خاکسار اس میں مدعو تھا یہاں زونگو کے چھ سات اکابرین کو تحریک کی گئی کہ وہ پرائمری اور مڈل سکولوں میں عربی بطور کورس مقرر کرنے کی حکومت سے درخواست کریں تا عربی پڑھنے کے ساتھ ساتھ طلبہ روزگار کے حصول کے لئے سکول کی تعلیم بھی حاصل کریں

اس جلسہ میں صاحب صدر کی خواہش پر خاکسار نے عربی میں تقریر کی جس کا ساتھ ساتھ ہوسہ اور اشانٹی زبان میں ترجمہ ہوتا گیا۔ خاکسار نے ہزار ڈیڑھ ہزار کے مجمع میں طلب علم کے متعلق احادیث سے ارشادات نبوی پیش کرتے ہوئے بڑوں اور چھوٹوں کو حصول تعلیم کی طرف توجہ دلائی اور صرف عربی پر اکتفا کرنے کی بجائے دنیاوی تعلیم جو حکومت کے دفاتر وغیرہ میں ملازمت کے لئے ضروری ہے اس کے حصول کی طرف بھی توجہ دلائی۔

(۳) تیسری تقریب عیدالاضحیہ کی تھی جو خاکسار کی زیر نگرانی علاقے میں۔ پندرہ مقامات پر ادا کی گئی اور کماسی میں سینکڑوں احباب جماعت اور دیگر احباب عید کی نماز میں شامل ہوئے۔ اور صاحب استطاعت احباب نے قربانیاں بھی کافی تعداد میں کیں۔

(۴) ایک روڈ کے افتتاح کی تقریب میں شریک ہوا اور وزیر تعلیم۔ پارلیمنٹری سکرٹری۔ پیراماؤنٹ چیفس اور چیفس سے ملاقات کی۔

ملاقات عرصہ زیر رپورٹ میں ستر اسی افراد سے ملاقات اور گفتگو کی ان میں کالجوں کے پرنسپل سکولوں کے ہیڈ ماسٹر و اساتذہ بنک کے منیجر۔ وزراء۔ سفراء۔ ہائی کمشنرز ڈاکٹرز اور انجینئرز کے علاوہ مختلف تجار اور دیگر سرکاری ملازمین اور سکولوں اور کالجوں کے طلبہ وطالبات بھی شامل ہیں۔ ان میں سے متعدد افراد سے ایک سے زائد بار بھی ملنے کا موقعہ ملا اور بعض مشن ہاؤس بھی تشریف لائے۔

آنریری مبلغ معلم عیسیٰ کیجیٹیا کی تبلیغی مساعی۔ خاکسار نے جماعت کو تبلیغ کے لئے ایام وقف کرنے کی تحریک کی تھی چنانچہ معلم عیسیٰ نے تقریباً دو ماہ میں اشانٹی کے اڑتیس مقامات کا دورہ کیا اور پبلک تبلیغی اجلاس منعقد کر کے ان مقامات میں تقاریر کے ذریعہ تقریباً دس ہزار افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ کماسی کے ہفتہ وار اجلاس میں بھی یہ دوست عموماً حصہ لیتے ہیں اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

تعلیم وتربیت پرنسپل کالج کماسی کے مسلم طلبہ کو ہر اتوار اور گورنمنٹ بوائز سکول کے مسلم طلبہ کو اسلامی مسائل اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات ہفتہ میں تین دن بتائے جاتے رہے۔ علاوہ ازیں احمدیہ سیکنڈری سکول میں دینیات اور عربی پڑھائی۔ ایوننگ کلاس میں شامل ہونے والے ممبران کو یسرنا القرآن۔ قرآن کریم کے ترجمہ...

. . . .

. . . .

... اور عربی کتابت کے اسباق دیئے گئے۔ قرآن کریم۔ حدیث بخاری اور فتاوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس دیا گیا خطبات جمعہ اور عقیقوں کی تقاریب پر تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی گئی ہے

متفرق امور احمدیہ ہوسٹل سے متعلقہ امور سرانجام دیئے گئے۔ مختلف مواقع پر اکابر جماعت کی میٹنگیں منعقد کر کے مشن کی ترقی کے لئے تجاویز پر غور کیا گیا۔ آخر میں احباب جماعت سے فرائض کی کماحقہ سرانجام دہی کے لئے درخواست دعا ہے۔

تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں چھ احمدی جماعتوں کا دورہ کیا اور ممبران سے نماز وغیرہ سننے کے علاوہ مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی گئی نیز یہ تحریک کی گئی کہ تبلیغی کوششوں کو وسیع کریں اور ہر احمدی سال میں کم از کم ایک احمدی ضرور بنائے۔ تین جماعتوں کے دورہ میں مکرمی قریشی فیروز محی الدین صاحب بھی خاکسار کے ساتھ تھے اور انہوں نے ممبران سے خطاب کیا۔

درخواست دعا خاکسار کی والدہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ نیز خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بھی بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ کیونکہ خاندان کے افراد کی تکالیف سے پریشانی ہونا قدرتی امر ہے۔ اور اس سے کماحقہ کام کرنے میں کوتاہی کا امکان ہوتا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ——— انچارج

انصار اللہ کے امتحان کا نتیجہ

زیر انتظام مجلس انصار اللہ مرکزیہ

مورخہ ۲۶ رجون ۱۹۶۰ء کو قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام قرآن مجید پارہ سوم نصف آخر کا امتحان ہوا تھا اس کا نتیجہ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ جن اصحاب کے اس فہرست میں نام نہیں افسوس ہے وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ کامیاب اصحاب کو مبارک ہو۔ اس امتحان میں مکرم خواجہ محمد شفیع صاحب پلیڈر چکوال (زعیم انصار اللہ) اوّل اور صوفی عطاء محمد صاحب لاہور اور مکرم بابو محمد عالم صاحب سرگودھا دوم آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

دار الرحمت وسطی ۔ ربوہ

۱۔ سعد اللہ خاں صاحب ۴۰/۵۰
۲۔ عبد الرحیم صاحب شرما ۴۰
۳۔ قریشی محمد عبد اللہ صاحب ۴۰
۴۔ ماسٹر عبد الکریم صاحب ۳۵
۵۔ قاضی نور محمد صاحب ۳۰
۶۔ حکیم فقیر احمد صاحب ۲۵
۷۔ مولوی ظفر اسلام صاحب ۴۰
۸۔ مرزا برکت علی صاحب ۴۰

دار الرحمت غربی الف

۱۔ حکیم رحمت اللہ صاحب ۳۷
۲۔ خان میر صاحب ۳۵
۳۔ ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب ۳۱
۴۔ حکیم عبد الرحمان شاہ صاحب ۳۷
۵۔ حکیم محمد صدیق صاحب ۳۵
۶۔ منصور احمد صاحب کھبی ۳۵
۷۔ کیپٹن محمد سعید صاحب ۳۷

دار الیمن

۱۔ ماسٹر محمد اسماعیل صاحب معلم وقف جدید ۳۷
۲۔ ماسٹر خیر علی صاحب ۳۱

دار النصر

۱۔ غلام قادر صاحب کرسی میکر ۲۶/۵۰
۲۔ غلام محمد صاحب ریٹائرڈ ڈبل اوورسیر ۳۵
۳۔ عبد المجید خاں صاحب ۳۰
۴۔ حامد احمد صاحب ۲۷
۵۔ بابو محمد بخش صاحب پنشنر ۳۱
۶۔ حکیم نذیر احمد صاحب قریشی ۲۸
۷۔ ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب ۳۱
۸۔ نیاز مصلح خاں ۳۰

محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ

۱۔ سید عبد الباسط صاحب ۳۵
۲۔ سید منعم الحسن صاحب ۳۵
۳۔ عنایت اللہ خاں خلیل ۲۶
۴۔ حکیم عبد الواحد صاحب ۳۰

دار الصدر غربی الف

۱۔ محمد ابراہیم صاحب ناصر ۴۱
۲۔ محمد امین صاحب قادری ۴۰
۳۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب ۴۱
۴۔ چوہدری محفوظ الرحمان صاحب ۳۰

۵۔ چوہدری اللہ بخش صاحب ۳۷
۶۔ سید محمد حسین شاہ صاحب ۲۵
۷۔ محمد شریف صاحب خالد ۳۸

دار الرحمت غربی ب فیکٹری ایریا

۱۔ فضل الٰہی صاحب ۳۷
۲۔ عزیز احمد صاحب طاہر خادم ۳۴
۳۔ محمد عبد اللہ صاحب ۲۱
۴۔ حاجی محمد دین صاحب درویش ۳۵
۵۔ سعید احمد صاحب عالمگیر ۳۳
۶۔ ملک خادم حسین صاحب ۳۱
۷۔ ملک بشارت احمد صاحب ۳۱
۸۔ مرزا محمد یعقوب صاحب ۳۴
۹۔ خان محمد صاحب گوندل ۲۵
۱۰۔ ٹھیکیدار محمد رمضان صاحب ۳۴

دار الرحمت شرقی ۔ ربوہ

۱۔ سید محمد محسن صاحب ۳۵
۲۔ محمد یوسف صاحب مدرس ۱۷
۳۔ عباس علی شاہ صاحب ۴۰
۴۔ عبد المومن صاحب ۳۵

حافظ آباد

۱۔ غلام محمد عبد اللہ صاحب ۳۵
۲۔ غلام احمد صاحب زعیم ۴۰

سول لائنز لاہور

۱۔ محمد افضل صاحب ۲۴
۲۔ عبد الکریم صاحب ۳۷
۳۔ شمس الحق صاحب ۴۰
۴۔ چوہدری محمد اشرف فاروقی ۲۱
۵۔ فیض محمد صاحب ۱۷
۶۔ عبد الجلیل صاحب اشرف ۳۷
۷۔ عبد الواحد خاں صاحب ۳۵
۸۔ حکیم جان محمد صاحب ۲۵
۹۔ ملک منظور احمد خاں صاحب ۳۸
۱۰۔ فقیر اللہ صاحب ۳۰

کوئٹہ

۱۔ محمد اسحاق عابد صاحب ۳۳
۲۔ سید عبد الرشید صاحب ۳۳
۳۔ میاں دین محمد صاحب ۳۱
۴۔ مرزا محمد فاضل صاحب ۳۰
۵۔ ماسٹر عبد الحمید خان صاحب ۳۱
۶۔ ملک غلام حسین صاحب ۳۳

۷۔ فیض الحق خاں صاحب ۳۵
۸۔ غلام مصطفیٰ صادق صاحب ۳۵
۹۔ میاں بشیر احمد صاحب ۴۰
۱۰۔ صوبیدار میجر محمد عبد اللہ خان صاحب ۲۳
۱۱۔ ڈاکٹر مرزا بشیر احمد صاحب ۳۲
۱۲۔ احمد دین صاحب بٹ ۳۰
۱۳۔ نور محمد صاحب احمدی ۳۵
۱۴۔ عبد القیوم ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ۴۰
۱۵۔ میاں عبد الکریم صاحب ٹیلر ماسٹر ۳۵
۱۶۔ خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب ۳۷
۱۷۔ عبد الرحمن صاحب پنشنر ۳۷

حلقہ گولبازار ربوہ

۱۔ فضل حق صاحب قریشی ۳۱
۲۔ خلیل احمد صاحب ۲۳
۳۔ محمد اکمل صاحب قریشی ۳۰
۴۔ ڈاکٹر محمد احمد صاحب ۳۳

دار الصدر شرقی

۱۔ ملک گل محمد صاحب ۴۰
۲۔ خواجہ عبد اللہ صاحب زعیم ۴۱
۳۔ صوفی رمضان علی صاحب ۴۱
۴۔ محمد دین صاحب ۳۰
۵۔ امیر احمد صاحب ۳۰
۶۔ نور محمد صاحب دفتر جائداد ۳۵
۷۔ غلام قادر صاحب ۳۵
۸۔ ماسٹر حمید احمد صاحب ۳۴

سکھر

۱۔ اصغر غلام محمد صاحب ۴۱
۲۔ محمد رفیع صاحب صوفی ۴۱
۳۔ قریشی عبد الرحمان صاحب ۳۷

نوشہرہ

۱۔ عطاء الرحمن خان صاحب مبشر ۳۸
۲۔ محمد عبد اللہ صاحب خادم ۳۱
۳۔ عبد الرحمان خانصاحب ۳۵
۴۔ لطف المنان خان صاحب ۳۱

گرمولا ورکاں

۱۔ ماسٹر بشیر احمد صاحب ۳۵
۲۔ محمد ابراہیم صاحب ۲۵

کراچی

۱۔ نیاز احمد صاحب ۳۰
۲۔ عبد الکریم شاہ نواز لمیٹڈ ۳۳
۳۔ سید عبد الغنی صاحب فاضل ۳۱

ڈرگ روڈ کراچی

۵۔ بشیر احمد صاحب سیال ۲۱
۶۔ صوفی عبد الحکیم صاحب ۴۰
۷۔ عزیز اللہ صاحب مارٹن روڈ ۴۰
۸۔ خواجہ عبد الحمید صاحب حلقہ جنوبی ۳۵
۹۔ آفتاب احمد صاحب بسمل ۴۱
۱۰۔ چوہدری عبد العزیز صاحب ۴۰
۱۱۔ ڈاکٹر جلال الدین صاحب ۳۵
۱۲۔ احمد مختار صاحب ۳۷

۱۳۔ محمد عبد اللہ صاحب مہر ۳۱
۱۴۔ چوہدری احمد جان صاحب ۳۹
۱۵۔ نصیر احمد صاحب ناظم آباد ۴۰
۱۶۔ ڈاکٹر میجر ظہور الحسن صاحب ۳۵
۱۷۔ عبد الکریم صاحب ناظم آباد ۴۱
۱۸۔ چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ ۳۲
۱۹۔ امان اللہ صاحب جیکب لائن ۱۰
۲۰۔ محمد ابراہیم صاحب ملتانی روڈ ۳۲
۲۱۔ عبد الحمید صاحب ۴۱
۲۲۔ ملک عبد العزیز احمد صاحب ناظم آباد ۴۱

لاہور

۱۔ خواجہ محمد شریف صاحب برانڈرتھ روڈ لاہور ۴۲
۲۔ صوفی عطا محمد صاحب ۴۲
۳۔ شیخ رحمت اللہ صاحب دہلی گیٹ ۲۵

جڑانوالہ

۱۔ ڈاکٹر محمد انور صاحب ۴۱
۲۔ چوہدری عطا محمد صاحب ۳۳
۳۔ قطب الدین صاحب پنشنر ٹیچر ۴۰

سمبڑیال

۱۔ سراج الدین صاحب ۴۱
۲۔ محمد الدین صاحب ۴۰

چک منگلہ ضلع سرگودھا

۱۔ اللہ بخش صاحب ثانی ۴۱
۲۔ عبد الرحمن صاحب ولد شیرا ۳۸
۳۔ اللہ بخش صاحب اول چک ۱۶۸ ۳۵

گولیکی ضلع گجرات

۱۔ پیر محمد عبد اللہ صاحب ۳۵
۲۔ مولوی محمد نور الدین صاحب اجمل ۳۰
۳۔ پیرزادہ محمد اکبر صاحب سقراط ۳۰
۴۔ پیر محمد اکبر صاحب سیکرٹری [illegible]

سرگودھا خاص

۱۔ مکرم ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب ۴۰
۲۔ غلام رسول صاحب قمر ۴۰
۳۔ بابو محمد عالم صاحب ۴۲

خانیوال

۱۔ مصباح الدین احمد صاحب ۳۳

گجرات خاص

۱۔ شیخ عنایت اللہ صاحب ۴۰
۲۔ عبد المالک صاحب ۳۵
۳۔ ڈاکٹر اعظم علی صاحب ۴۱
۴۔ منشی محمد ابراہیم صاحب ۳۷

واہ کینٹ

۱۔ حافظ مراد بخش صاحب ۴۰
۲۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل ۴۰

دوالمیال

۱۔ علی حیدر صاحب ۳۷
۲۔ عبد اللہ صاحب ۳۵
۳۔ مولوی حکیم عبد الرحمن صاحب ۴۰

چکوال

۱۔ خواجہ محمد شفیع صاحب پلیڈر ۴۳

۲۔ مولوی بشیر احمد صاحب ۴۰
۳۔ محمد حسین خانصاحب ۴۴

کاچیلو ضلع تھرپارکر

۱۔ غلام محمد صاحب صوفی ۴۰

ملتان چھاؤنی

۱۔ حکیم سید عبد الہادی صاحب ۴۱
۲۔ سید محمد حسین شاہ صاحب ۴۱

گوگھیاٹ

۱۔ ملک محمد احمد صاحب ۴۱
۲۔ کامل الدین صاحب ۳۸
۳۔ افتخار احمد صاحب ۴۰
۴۔ سید بشیر احمد صاحب ۴۰

مغلپورہ لاہور

۱۔ چوہدری محمد الدین صاحب
ووور سیر مکینکل ۳۵
۲۔ غلام محمد صاحب پرویز ۴۰
۳۔ کرم الٰہی صاحب ۴۰
۴۔ حیات محمد صاحب ۳۰

ماڈل ٹاؤن لاہور

۱۔ عبد المجید خانصاحب ریٹائرڈ
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۳۵
۲ محمد رفیع خانصاحب ۳۳
۳ کیپٹن بشیر محمد صاحب ۴۱
۴ غلام بھیک خانصاحب ۳۳

راولپنڈی

۱۔ بشیر احمد صاحب چغتائی ۴۰
۲۔ ملک محمد شریف صاحب ۳۳
۳۔ صوبیدار نواب الدین صاحب ۳۷
۴۔ عبد القادر صاحب بھٹی ۴۰
۵۔ محمود احمد صاحب بلمی ۴۱
۶۔ خورشید عالم صاحب ۴۰
۷۔ قاضی عبد الغنی صاحب ۳۵

۸۔ شیخ غلام رسول صاحب ۳۸
۹۔ قاضی محمد نذیر صاحب ۳۸
۱۰۔ چوہدری عبد اللہ خانصاحب ۲۴
۱۱۔ چوہدری بشارت احمد صاحب ۳۵

کنری سندھ

۱۔ غلام مرتضیٰ خانصاحب ۳۷
۲۔ فضل دین صاحب طارق ۳۸
۳۔ ولایت محمد صاحب طاہر ۳۰
۴۔ فضل کریم صاحب ۳۸

جہلم

۱۔ حکیم محمد عبد اللہ صاحب ۳۷
۲۔ صوبیدار محمد ابراہیم صاحب ۳۵
۳۔ سید زمان شاہ صاحب ۴۰
۴۔ عبد الحکیم خانصاحب ۴۰

شہر سیالکوٹ

۱۔ منشی محمد عبد اللہ صاحب ۳۷
۲۔ مولوی میر ولی صاحب ۳۸
۳۔ محمد ابراہیم صاحب ۳۵
۴۔ محمد اقبال صاحب ۲۵

کوٹ فتح خاں

۱۔ عائشہ صدیقہ بیگم ملک سلطان محمود خانصاحب ۲۷
۲۔ بیگم ڈاکٹر گوہر دین صاحب ۳۷

گوجرہ

۱۔ عبد العزیز صاحب ۴۰
۲۔ کرم شاہ صاحب ۳۷
۳۔ عطا حسین صاحب ۳۷
۴۔ مرزا غلام مرتضیٰ صاحب ۳۷
۵۔ عنایت اللہ صاحب ۳۵
۶۔ محمد الدین صاحب ۳۵
۷۔ محمد شریف صاحب ۴۰

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

ہم سیاسی جدوجہد کرنے والوں کے راستہ میں روک نہیں بنتے ہم ان سے کہتے ہیں کہ جب تک تمہاری سمجھ میں ہماری باتیں نہ آئیں تم اپنا کام کرتے چلے جاؤ۔ لیکن ہم ان سے یہ بھی خواہش کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے رستہ سے نہ روکیں۔ اگر کسی کی سمجھ میں ان کا طریقہ اچھا معلوم ہوتا ہے تو وہ ان سے جا ملے اور اگر کسی کی سمجھ میں ہمارا طریقہ اچھا معلوم ہوتا ہے تو وہ ہم میں آ ملے۔ ان کے طریقہ میں قربانی کم اور شہرت زیادہ ہے اور ہمارے طریقہ میں قربانی زیادہ اور شہرت کم ہے ان کو ان کا حصہ ملتا رہے گا اور ہم کو ہمارا حصہ ملتا رہے گا۔ جن لوگوں کی نگاہ میں مغز اور حقیقت کے لحاظ سے اسلام کا قیام زیادہ ضروری ہوگا۔ وہ ہم میں آ ملیں گے اور جو لوگ ظاہری بادشاہت کے شیدائی ہوں گے۔ وہ ان میں جا ملیں گے۔ لیکن ہم لڑیں کیوں اور جھگڑیں کیوں؟ دونوں ہی غم ملت میں تڑپ رہے ہیں۔ گو جدا جدا اعضاء میں ٹیس اٹھ رہی ہے۔ ان کے دماغوں میں درد ہے۔ ہمارے دل زخمی پا رہے ہیں۔"

الغرض سیاسی کام نہ کرنے کے لئے یہ عذر سخت غیر معقول بلکہ نامعقول ہے کہ موجود حکومت نے سیاسی پارٹیوں پہ پابندیاں لگا دی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض لوگوں نے عوام کے دل و دماغ پر سیاست کے پردے ڈال دیئے تھے اور وہ معمولی اصلاحی اور خدمت خلق کے کام بھی سیاست میں ٹانگ اڑانے کے بغیر نہیں کر سکتے تھے۔ یہاں تک کہ دین کے کام کو بھی کمیونزم اور فاشزم کی طرح ایک "ازم" بنا کر رکھ دیا تھا کہ جو سیاسی قوت کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کا صرف یہی نقصان نہیں تھا کہ لوگ خدمت خلق کے صحیح حدود کو سمجھنے سے عاری ہو گئے تھے۔ بلکہ صحیح سیاسی شعور سے بھی مبرا ہو گئے تھے اور سیاست کو محض نعرہ بازی سمجھنے لگے تھے۔ موجودہ حکومت نے سیاسی پارٹیوں پہ پابندیاں لگا کر نہ صرف عوام کا رجحان فضول سیاست سے ہٹا کر دوسرے اچھے کاموں اور سرگرمیوں کی طرف کرنے کا میدان صاف کر دیا ہے۔ بلکہ عوام میں صحیح سیاسی شعور اجاگر کرنے کے لئے بھی امکانات پیدا کر دیئے ہیں۔

جماعت احمدیہ چونکہ اصولاً سیاست سے الگ رہتی ہے اس لئے اس کے دماغ میں کوئی حکومتی نظام کسی قسم کی الجھن پیدا نہیں کرتا وہ گرم و سرد میں اپنا کام تن دہی سے کئے جاتی ہے۔ اس کو کسی عذر تراشی کی کبھی ضرورت نہیں پڑتی۔ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ وہ تمام دنیا کے کناروں پر تبلیغ اسلام کے جھنڈے گاڑ رہی ہے۔ اور مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کر کے پھیلا رہی ہے اور اسلام کا پیغام دنیا کی تمام بڑی بڑی شخصیتوں اور ہر ملک کے عوام تک پہنچا رہی ہے۔ اگر جماعت احمدیہ بھی سیاست میں الجھتی تو آج (نعوذ باللہ) اس کا نام و نشان بھی نہ ہوتا۔

وصیت

ذیل کی وصیت منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہے۔ اگر اس وصیت .... کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

نمبر ۱۵۸۲۱ میں عبد الرحمن ولد عبد اللہ صاحب قوم ... پیشہ دلالی عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن ۷/۱۷ E - ۲ ناظم آباد کراچی ۱۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ اگست ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں زمین اور مکانات کی دلالی کرتا ہوں جس سے مجھے ماہوار آمد اوسطاً مبلغ ایک سو ننانوے روپیہ ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جو میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

فقط ۹ اگست ۱۹۶۰ء۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد۔ عبد الرحمن بقلم خود۔

گواہ شد۔ مسعود احمد خورشید سکرٹری خدمت خلق جماعت احمدیہ کراچی۔ ایران ٹریڈرز فرسٹ فلور۔ فاطمہ منزل کھوری گارڈن کراچی ۲۔

گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

اعانت الفضل

مکرم میر فضل الدین صاحب سابق موٹر ڈرائیور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳ ستمبر کو حضور انور کی صحت کی اطلاع الفضل سے پڑھ کر مبلغ دس روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم میر فضل الدین صاحب کو دینی اور دنیاوی ترقی سے مالا مال کرے۔ آمین

(مینجر الفضل)

درخواستہائے دعا

(۱) عاجزہ کے لڑکے عزیزم شمیم احمد احمدی نے یورپ میں ایروناٹیکل انجینئرنگ کا تین سالہ کورس نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی سلسلہ احمدیہ اور خاندان کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔ اب عزیزم واپس پاکستان آ رہے ہیں۔

(۲) اسی طرح ۹/۲۰ کو خاکسار کا دوسرا بچہ عزیزم رفیع احمد احمدی ایم۔ ایس۔ سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن روانہ ہو گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام و درویشان قادیان کی خدمت میں التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم شمیم احمد کو خیریت سے واپس لائے اور عزیزم رفیع احمد کا یورپ میں اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہو اور نمایاں کامیابی کے ساتھ واپس آئے۔ آمین (بیگم ڈاکٹر عبد الرحمن کی بیٹی احمدی ۱۱/۵ دیارام گدومل روڈ پارسی کالونی کراچی ۳)

نوٹ: محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں جزاہم اللہ

(مینجر الفضل)

کانگو کی فوج نے پارلیمنٹ کے ارکان کو جمع ہونے سے روک دیا

حفاظتی کونسل میں امریکہ اور روس کی متضاد قراردادیں

لیو پولڈ ول ۱۷ ستمبر کانگو کی فوج نے پارلیمنٹ کی عمارت میں دونوں ایوانوں کے ارکان کو داخل ہونے سے روک دیا۔ کانگو کا فوجی دستہ ضروری ہتھیاروں سے پوری طرح لیس تھا اور وہ کرنل موبوتو کے حکم سے پارلیمنٹ پر مقرر کیا گیا تھا۔ پارلیمنٹ کے ارکان ایک نشری اعلان سے متاثر ہو کر جمع ہوئے تھے۔ جس میں کہا گیا تھا کہ صدر کاسا دوبو پارلیمنٹ میں اہم اعلان کریں گے۔

کرنل موبوتو نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ میرا پہلا اعلان اب بھی قائم ہے۔ پارلیمنٹ اور سیاسی لیڈروں کو اس سال کے آخر تک معطل رکھا جائے گا۔ آپ نے اس حکم کی بھی تصدیق کی کہ کمیونسٹ سفارت خانوں کو بند کر دیا گیا ہے۔

حفاظتی کونسل کے اجلاس میں کانگو کے بارے میں دو متضاد قراردادیں پیش کی گئی تھیں۔ ان میں سے ایک قرارداد امریکہ کی طرف سے اور دوسری روس کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ امریکہ کی قرارداد میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کے زیر اہتمام کانگو کی امداد کے لئے ایک فنڈ قائم کیا جائے۔ جس میں رکن ممالک رضاکارانہ طور پر چندہ دیں۔ اس قرارداد میں کانگو کے سارے داخلی دھڑوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ پُر امن بات چیت کے ذریعہ اپنے اختلافات رفع کریں۔

مسٹر زورین نمائندہ روس نے اپنی قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا میرا ملک امریکہ کی قرارداد کی سخت مخالفت کرے گا۔ آپ نے کہا میرا ملک اس امر کا سخت مخالف ہے کہ سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمر شولڈ کو کانگو کے سیاہ و سفید کا حاکم قرار دے دیا جائے۔ یا اقوام متحدہ کی کمان کو من مانی کارروائی کا مجاز بنا دیا جائے آپ نے کہا کہ ایسے اختیارات دینے کا مقصد یہ ہوگا کہ کانگو میں نو آبادیاتی نظام بحال کیا جا رہا ہے۔

روس کی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ کانگو میں اقوام متحدہ کی کمان ختم کر دی جائے۔ کانگو کے داخلی امور میں کسی طرح کی بھی مداخلت نہ کی جائے اقوام متحدہ نے جن ہوائی اڈوں پر قبضہ کر رکھا ہے وہ واگذار کر دیئے جائیں اور لیو پولڈ ول کا ریڈیو سٹیشن ملک کی جائز اور قانونی حکومت کے حوالے کر دیا جائے۔

ربوہ میں ہاکی میچ

۱۰ ستمبر کو احمدیہ سپورٹس کلب نے سرگودھا سٹیڈیم میں P.A.F لاہور اور P.A.F سرگودھا کی مشترکہ ٹیم سے میچ کھیلا۔ سپورٹس کلب دو گول سے جیت گئی ۱۱ ستمبر کو P.A.F سرگودھا نے ربوہ آکر ہاکی میچ کھیلا اور ایک گول سے شکست کھا گئی۔ کل کونسیٹ کلب کی ٹیم پور ربوہ ہاکی میچ کھیلنے آئی۔ شاندار کھیل کے بعد انہوں نے ربوہ ٹیم کو دو گول کئے۔ مگر ہاف ٹائم کے بعد ایک گول احمدیہ سپورٹس کلب نے بھی کر دیا۔

(سیکرٹری احمدیہ سپورٹس کلب)

عالمی بنک نے پاکستان کے دوسرے پنجسالہ منصوبے کی تائید کر دی،

عالمی بنک کے زیر اہتمام اکتوبر میں امداد دینے والے ملکوں کی کانفرنس منعقد ہوگی،

راولپنڈی ۱۷ ستمبر۔ عالمی بنک نے اپنی تازہ رپورٹ میں پاکستان کے دوسرے پنجسالہ منصوبے کی تائید کر دی ہے۔ اور اس کے متعلق اچھی رائے ظاہر کرنے کے ساتھ ساتھ بعض مفید اور تعمیری تجویزیں بھی پیش کی ہیں۔

وزارت خزانہ کے سیکرٹری مسٹر ایم ایوب نے بتایا کہ رپورٹ میں دوسرے منصوبے کا غیر جانبدار اور معقولیت پسندی کے ساتھ تفصیلی تجزیہ کیا گیا ہے۔ مسٹر ایوب کی قیادت میں تین ارکان کا ایک وفد عنقریب واشنگٹن جائے گا جہاں عالمی بنک کے زیر اہتمام ۶ را اور ۷ ر اکتوبر کو متعدد ملکوں کے نمائندے پاکستان کے دوسرے پنجسالہ منصوبے کے لئے امداد دینے کے سوال پر غور کریں گے۔ مسٹر ایوب نے بتایا کہ عالمی بنک کی رپورٹ گذشتہ مہینے تیار کی گئی تھی۔ اور حکومت پاکستان اس پر مناسب غور و خوض کرے گی۔

مسٹر ایوب نے کہا کہ عالمی بنک کی رپورٹ میں دوسرے منصوبے کا غیر جانبداری سے جائزہ لیا گیا ہے۔ اس لئے یہ رپورٹ اور بعض دوسری معلومات کانفرنس کے شرکاء کو مہیا کی جائیں گی تاکہ وہ اچھی طرح سمجھ سکیں کہ منصوبے کی بنیاد حقائق پر ہے۔ اور اس کے کسی شعبہ میں مبالغے سے کام نہیں لیا گیا۔ آپ نے کہا پاکستان کو توقع ہے کہ آٹھ ارب کے زرمبادلہ میں سے پانچ ارب روپے قرض اور امداد وغیرہ کی شکل میں، ایک ارب پچاس کروڑ روپے بیرونی سرمائے کی شکل اور ایک ارب پچاس کروڑ ادائیگی کے توازن کی امداد کی شکل میں مل جائیں گے۔

ضروری اعلان

رسالہ الفرقان ۱۵ ستمبر پندرہ تاریخ کو پوسٹ کر دیا گیا ہے۔ اس رسالہ میں قرآنی شریعت کے دائمی ہونے پر ایک جامع مقالہ ہے دیگر بھی قیمتی مضامین ہیں۔

(مینجر الفرقان)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

درخواست دعا

میری بچی عزیزہ امۃ الحفیظ خورشید ملیحہ مصباح کو فضل عمر ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے گو پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے مگر تا حال حالت خطرہ سے باہر نہیں۔ احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ابوالعطاء جالندھری)